گونگے، اندھے، کچھ نہیں سوچتے:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ - (انفال ۲۰)

اللہ کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ لوگ ہیں جو حق سننے اور حق بولنے کے لیے، بہرے اور گونگے ہیں اور عقل سے کام نہیں لیتے (کہ حق کو سمجھیں)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ (اعراف ۲۲)

اور انہیں اس شخص کا قصہ سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات کا علم دیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ بھٹکے ہوئے لوگوں میں شامل ہوگیا۔ اگر ہم چاہتے تو انہی آیات کے علم سے اس کو بلندی عطا کرتے مگر وہ تو زمین (یعنی دنیا) سے چمٹ کر رہ گیا اور اپنی خواہشات کا پیرو بن گیا پس اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی کہ خواہ تو اس پر حملہ کرے یا اس سے بے اتفاقی کرے مگر وہ بہرحال (حرص کے مارے) زبان ہی لٹکائے رہے۔

اعتذار

پچھلے شمارہ میں "نظرۃ اجمالیۃ فی تاریخ الدعوۃ الاسلامیۃ" پر تعارف جناب مولانا محمد ناظم صاحب پرنسپل جامعہ عباسیہ بہاول پور نے لکھا تھا۔ غلطی سے مولانا موصوف کا نام چھپنے سے رہ گیا۔ اس فروگذاشت کے لیے ہم مولانا سے معذرت چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ اس کے لیے ہمیں معاف فرمائیں گے۔

مدیر